بستان المحدثین میں بھی لطیف اشارہ ہے اس قصہ کے غیر صحیح ہونا ظاہر کیا ہے جو ملاحظہ ناظرین کے لائق ہے۔ اس مقام میں مقدمہ فتح الباری کی عبارت بعینہ نقل کیجاتی ہے۔ قال احمد بن منصور الشیرازی لما رجع ابو عبد اللہ البخاری الی بخاری نصب له القباب علی فرسخ من البلد واستقبله عامة اهل البلاد حتی لم یبق مذکور ونثر علیه الدراهم والدنانیر وبقی مدة ثم وقع بینه وبین الامیر فامره بالخروج من بخاری فخرج الی بیکند وقال غنجار فی تاریخه سمعت احمد بن محمد بن عمر یقول سمعت بکر بن منیر یقول بعث الامیر خالد بن احمد الذهلی والی بخاری الی محمد بن اسمعیل ان احمل الی کتاب الجامع والتاریخ لاسمع منك فقال محمد بن اسمعیل لرسوله قل له انا لا اذل العلم ولا احمله الی ابواب السلاطین فان کانت له حاجة الی شیء منه فلیحضرنی فی مسجدی او فی داری فان لم یعجبك هذا فانت سلطان فامنعنی من المجلس لیکون عذر عند الله یوم القیامة انی لا اکتم العلم قال فکان سبب الوحشة بینهما هذا وقال الحاکم سمعت محمد بن العباس الضبی یقول سمعت ابابکر بن ابی عمرو یقول کان سبب مفارقة ابی عبد الله البخاری البلد ان خالد بن احمد خلیفة بن طاهر سأله ان یحضر منزله فیقرء التاریخ والجامع علی اولاده فامتنع من ذلك وقال لا ینبغی ان اخص بالسماع قوما دون قوم فاستعان خالد بحریث بن ابی الورقاء وغیره من اهل بخاری حتی تکلموا فی مذهبه فنفاه عن البلد قال فدعا علیهم فقال اللهم ارهم ما قصدونی به فی انفسهم واولادهم واهالیهم قال فاما خالد فلم یأت علیه الا اقل من شهر حتی ورد امر الطاهریة بان ینادی علیه فنودی علیه وهو علی اتان واشخص علی اکاف ثم صار عاقبة امره الی الذل والحبس واما حریث بن ابی الورقاء فانه ابتلی فی اهله فرای فیها ما یجل عن الوصف واما فلان فانه ابتلی باولاده فاراه الله فیهم البلایا۔ ان منقول تواریخی کو (جو باسند متصل ہیں) مقابلہ میں شارح ہدایہ کی نقل بلا سند کیا وقعت رکھتی ہے کہ اسکی طرف اہل علم و تحقیق التفات کریں۔ امام بخاری کی مقلد مذہب شافعی ہونے پر جو آپنے یہ دلیل خارجی پیش کی ہے کہ تاج الدین سبکی نے ان کو طبقات شافعیہ سے شمار کیا ہے جسکو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے کتاب انصاف میں نقل کر کے انکو منسوب بمذہب شافعی تسلیم کیا ہے اس سے امام بخاری کا پیرو یا مقلد مذہب شافعی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ جائز ہے کہ یہ انتساب صرف اسوجہ سے ہو کہ انکی رائے کا امام شافعی کی رائے سے توافق ہوگیا ہو چنانچہ آپکی منقولہ عبارات کتاب الانصاف حضرت شاہ ولی اللہ میں یہ فقرہ وافق اجتهاده اجتهاده (جس کو آپنے غور سے نہیں دیکھا اور نقل کر دیا) اسپر شاہد عدل ہے۔ ایسا ہی قاضی ابو علی و قاضی حسین اور قفال سے (جو سب کے سب شافعی مشہور ہیں) مروی ہے چنانچہ مغتنم الحصول فی علم الاصول میں منقول ہے کہ وہ کہا کرتے لسنا مقلدین للشافعی بل وافق رأینا رأیه یعنی ہم امام شافعی کے مقلد نہیں ہیں بلکہ ہماری رائے کا انکی رائے سے توافق ہوگیا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان لوگوں کا شافعی کہلانا ابتدائی حالت کی نظر سے ہو۔ ابتدا میں ہر کوئی کسی نہ کسی مجتہد یا امام کا پیرو ہوتا ہے اور پھر جب وہ کمال کو پہنچتا ہے تو خود صاحب مذہب مستقل ہو جاتا ہے اور احکام شریعت خود چشمہ شریعت کتاب و سنت سے لیتا ہے۔ چنانچہ میزان الکبری کی ص۲ میں امام شعرانی نے کہا ہے۔ فمن نقل عنه من الاولیاء انه کان شافعیا او حنفیا فذلك قبل وصوله مقام الکمال لہذا ممکن ہے کہ جن ائمہ کو شافعی کہا گیا ہو پہلی حالت عدم کمال و استقلال کی نظر سے کہا ہو۔ جو شخص انکی کتاب صحیح بخاری چشم بصیرت سے دیکھتا ہے وہ ہرگز ہرگز ایک لمحہ بھی تصور نہیں کر سکتا کہ امام بخاری امام شافعی کے مقلد یا پیرو تھے وہ تو امام شافعی کو اس لائق ہی نہ سمجھتے تھے کہ انکی روایت اپنی کتاب صحیح میں لاتے بلکہ انہوں نے جابجا انکے اقوال کو رد اور انکے خلاف کا اثبات کیا ہے جسکی تفصیل کا شوق ہو تو رسالہ اشاعۃ السنہ کا نمبر ۱ جلد ۹ ملاحظہ ہو۔ بالجملہ امام بخاری کا مجتہد ہونا اور امام شافعی کا مقلد و پیرو نہونا ایسے دلائل و خارجیہ سے ثابت ہے کہ اسکا مقابلہ کوئی دلیل خارجی اور شہادت نقلی نہیں کرسکتی یہان باتوں کی علاوہ اس مضمون میں اور باتیں بھی خلاف تحقیق ہیں مگر وہ فروعات ہیں جیسے ہمارے لائق دوست ہمارے ضمیمہ اشاعۃ السنہ جلد اول لغایت سوم ملاحظہ فرما کر اس اصول پہر یہ فروعی غلطیاں خود بخود صاف ہو جاوے گی۔ اب ہم اس ریویو کو ختم کرتے ہیں اور اپنے لائق دوست اور اڈیٹر اور دیگر ناظرین سے داد انصاف چاہتے ہیں۔ (راقم ابو سعید محمد حسین اڈیٹر اشاعۃ السنۃ)